

قانون دعوت

نگران کی مسئولیت

(۱)

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا [قَالَ] سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، الْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْحَادِمُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ. قَالَ: وَحَسِبْتُ أَنَّ قَدْ قَالَ: وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ. (بخاری، رقم ۲۵۵۴، ۸۹۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے ہر ایک نگران بنایا گیا ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ (قوم کا) رہنما (اس کا) نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

آدمی اپنے گھر کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ خادم اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ (ابن عمر) کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ آدمی اپنے باپ کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ (چنانچہ) تم میں سے ہر کوئی نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔

توضیح:

انسان اس دنیا میں شتر بے مہار نہیں ہے، بلکہ اس کے لیے لازمًا ایک پرکش کا دن آنے والا ہے جس میں اسے اپنے سب افعال و اعمال کے بارے میں اپنے رب کو جواب دینا ہوگا۔ اس جواب دہی میں کامیابی ہی اسے جنت کی طرف لے جائے گی اور اس میں ناکامی اسے دوزخ میں دھکیلنے کا باعث ہوگی۔ یہ حدیث ہمیں بتاتی ہے کہ خدا کے ہاں انسان کو صرف اپنے ذاتی افعال و اعمال ہی کا جواب نہیں دینا ہوگا، بلکہ اسے ان سب لوگوں اور اشیاء کے بارے میں جواب دینا ہوگا جن کا وہ نگران بنایا گیا تھا اور اسے ان پر اختیار حاصل تھا۔

آپ نے اس کی تفصیل کرتے ہوئے یہ چھ باتیں فرمائیں:

- ۱۔ قوم کا رہنما قوم کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔
- ۲۔ آدمی اپنے گھر کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔
- ۳۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔
- ۴۔ خادم اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔
- ۵۔ آدمی اپنے باپ کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔
- ۶۔ ہر شخص ایک نگران بنایا گیا ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

منکر کا استیصال

(۲)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ... سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ. (مسلم، رقم ۴۹، رقم مسلسل ۱۷۷)

حضرت ابوسعید (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی شخص (اپنے دائرہ اختیار میں) کوئی برائی دیکھے تو اسے چاہیے کہ ہاتھ سے اس کا ازالہ کرے، پھر اگر اس کی ہمت نہ ہو تو زبان سے اسے روکے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو دل سے اسے ناگوار سمجھے اور یہ ایمان کا ادنیٰ ترین درجہ ہے۔

توضیح:

اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ یہ انسان کے ایمان کا تقاضا ہے کہ وہ اپنے دائرہ اختیار میں برائی کو گوارا نہ کرے اور اسے مٹانے کی ہر ممکن کوشش کرے۔ اس معاملے میں اس کا کمزوری دکھانا اس کے ایمان کی کمزوری کی علامت ہوگی۔

چنانچہ ہر شخص کے لیے یہ لازم ہے کہ اگر وہ اپنے دائرہ اختیار میں کوئی برائی دیکھتا ہے تو اسے قوت سے مٹا دے، (الّا یہ کہ ایسا کرنا دین ہی کی کسی حکمت کے خلاف ہو)، اگر وہ اسے قوت سے مٹانے کی ہمت نہیں رکھتا تو پھر اپنی زبان سے روکنے کی کوشش کرے اور اگر اس میں اس کی ہمت بھی نہیں ہے تو پھر کم از کم وہ دل سے اسے برا سمجھے، کیونکہ اگر وہ برائی کو دل سے بھی برا نہیں سمجھتا تو پھر اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا دل ایمان سے خالی ہے۔

نفاذِ حکم میں تدریج

(۳)

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا... إِنَّمَا نَزَلَ أَوَّلَ مَا نَزَلَ مِنْهُ سُورَةُ مِنَ الْمُفَصَّلِ فِيهَا ذِكْرُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ حَتَّى إِذَا ثَابَ النَّاسُ إِلَى الْإِسْلَامِ نَزَلَ الْحَالِلُ وَالْحَرَامُ وَلَوْ نَزَلَ أَوَّلَ شَيْءٍ لَا تَشْرَبُوا الْخَمْرَ لَقَالُوا: لَا نَدْعُ الْخَمْرَ أَبَدًا وَلَوْ نَزَلَ لَا تَزْنُوا لَقَالُوا: لَا نَدْعُ الزَّنا أَبَدًا. (بخاری، رقم ۴۹۹۳)

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سب سے پہلی چیز جو قرآن مجید میں نازل ہوئی، وہ ”مفصل“ کی ایک سورہ تھی جس میں جنت اور دوزخ کا ذکر تھا، یہاں تک کہ جب لوگ اسلام کے دائرے میں آ گئے، تب حلت و حرمت کے احکام نازل ہوئے، اور (حقیقت یہ ہے کہ) اگر شروع ہی میں یہ حکم آ جاتا کہ شراب نہ پیو تو لوگ کہتے کہ ہم شراب ہرگز نہ چھوڑیں گے اور اگر یہ حکم اترتا کہ زنا نہ کرو تو وہ کہتے کہ ہم زنا ہرگز نہ چھوڑیں گے۔

توضیح:

رسول خدا کی براہ راست نگرانی اور اس کی رہنمائی میں اپنی قوم کو ایمان و عمل کی دعوت دیتا ہے۔ یہ حدیث ہمیں بتاتی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم کو خدائے واحد پر ایمان لانے اور اس کے احکام بجالانے کی دعوت دی تو اس وقت اس حکمت کو پوری طرح ملحوظ رکھا گیا کہ جیسے جیسے لوگوں کے دلوں میں ایمان کی دولت جاگزیں ہو، اسی طرح شریعت کے احکام ان پر نافذ کیے جائیں۔ آپ کی دعوت کا ذریعہ قرآن مجید تھا۔ خدا اپنے اس کلام کے ذریعے سے پہلے ذہنوں کو حق کا قائل کرتا، دلوں کو اس کی طرف مائل کرتا، طبائع کو اس پر آمادہ کرتا اور پھر لوگوں پر شریعت کے احکام نازل کرتا تھا۔ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اگر اس کے برعکس ابتدا ہی میں یہ حکم آ جاتا کہ شراب نہ پیو تو لوگ کہتے

کہ ہم شراب ہرگز نہ چھوڑیں گے اور اگر یہ حکم اترتا کہ زنا نہ کرو تو وہ کہتے کہ ہم زنا ہرگز نہ چھوڑیں گے۔

دین میں آسانی اور خوش خبری

(۴)

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَبَشِّرُوا وَلَا تُنْفِرُوا. (بخاری، رقم ۶۹)

حضرت انس (رضی اللہ عنہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: لوگوں میں آسانی پیدا کرو اور سختی نہ کرو، ان کو خوش خبری دو اور ان میں نفرت نہ پھیلاؤ۔

توضیح:

ایک ہی بات کہنے کے مختلف ایلیب ممکن ہیں۔ ان میں سے بعض وحشت ناک ہوتے ہیں اور بعض مانوس۔ اگر مخاطب بات سننے کو تیار نہ ہو تو مانوس اسلوب بھی وحشت ناک ہو جاتا ہے۔ اس حدیث میں ہمیں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ دین کی جو بات بھی لوگوں کے سامنے پیش کی جائے، اس کو ہمیشہ اس پہلو سے پیش کرنا چاہیے جس سے مخاطب نفرت اور اجنبیت کے بجائے انس اور سہولت محسوس کرے۔

(۵)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَثَارَ إِلَيْهِ النَّاسُ لِيَقْعُوا بِهِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوهُ وَأَهْرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ ذُنُوبًا مِّنْ مَّاءٍ أَوْ سَجَلًا مِّنْ مَّاءٍ فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ. (بخاری، رقم ۶۱۲۸)

حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ ایک بدو نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو لوگ بھڑک کر اس کی طرف اٹھے تاکہ اسے ماریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اسے چھوڑ دو اور جہاں اس نے پیشاب کیا ہے، وہاں پانی کا ایک ڈول بہا دو۔ تم آسانی کرنے والے بنا کر بھیجے گئے ہو، تنگی کرنے والے نہیں۔

توضیح:

جہالت اور لاعلمی کی بنا پر آدمی غلط سے غلط کام بھی بہت اعتماد کے ساتھ کرتا ہے۔ اگر کوئی شخص محض اپنی سادگی کی وجہ سے کوئی غلطی کر رہا ہے، تو پھر یہ ضروری ہے کہ وہ ہمارے کسی رد عمل کا شکار نہ ہو اور ہم صرف اس کی کم علمی کو دور کرنے کی کوشش کریں۔

اس حدیث میں جو واقعہ بیان ہوا ہے، وہ ایک لاعلم آدمی کے انتہائی غلط رویے پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صبر و تحمل اور بردباری کی بہترین مثال ہے۔ آپ نے اس موقع پر ان لوگوں کو جن میں یہ واقعہ دیکھ کر شدید رد عمل پیدا ہوا تھا، یہ تعلیم دی کہ تم مسجد کی اس جگہ پر جہاں اس بدو نے پیشاب کر دیا ہے، پانی بہا کر صاف کر دو اور خود آپ نے اس بدو کو یہ سمجھایا — جیسا کہ دوسری احادیث سے پتا چلتا ہے — یہ مسجد ہے، اس میں پیشاب نہیں کیا جاتا، یہ اللہ کا ذکر کرنے کے لیے ہوتی ہے اور صحابہ کرام سے یہ فرمایا کہ تم لوگوں کے لیے آسانی کرنے والے ہو، سختی کرنے والے نہیں ہو۔

وعظ و نصیحت میں اعتدال

(۶)

عَنْ أَبِي وَائِلٍ، خَطَبَنَا عَمَّارٌ فَأَوْجَزَ وَأَبْلَغَ فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا: يَا أَبَا الْيَقْظَانِ لَقَدْ أَبْلَغْتَ وَأَوْجَزْتَ فَلَوْ كُنْتَ تَنْفَسْتَ، فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ طُولَ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَقِصْرَ خُطْبَتِهِ مِئْنَةٌ مِّنْ

فَقُهِهِ فَأَطِئُوا الصَّلَاةَ وَأَقْصِرُوا الْخُطْبَةَ وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا.
(مسلم، رقم ۸۶۹، رقم مسلسل ۲۰۰۹)

حضرت ابو وائل (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ حضرت عمار نے ہمیں خطبہ دیا۔ وہ بہت مختصر اور بلیغ تھا۔ جب وہ منبر سے اترے تو ہم نے کہا کہ اے ابو یقظان، آپ نے خطبے میں بہت اختصار اور بلاغت سے کام لیا۔ اگر آپ اسے کچھ طویل کرتے تو بہتر ہوتا۔ تو انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ آدمی کی نماز کا لمبا ہونا اور خطبہ کا مختصر ہونا اس کی دانش مندی کی علامت ہے، اس لیے نماز لمبی کرو اور خطبہ کو مختصر کر دو اور جان لو کہ بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔

عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِي كُلِّ خَمِيسٍ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَوِ دِدْتُ أَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ قَالَ: أَمَا إِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْ ذَلِكَ أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُمْلِكُكُمْ وَإِنِّي أَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّامَةِ عَلَيْنَا. (بخاری، رقم ۷۰)

حضرت ابو وائل (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ عبد اللہ (رضی اللہ عنہ) لوگوں کو ہر جمعرات کے دن نصیحت کیا کرتے تھے۔ ایک شخص نے ان سے کہا کہ اے ابو عبد الرحمن، میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمیں روزانہ نصیحت کیا کریں۔ انھوں نے فرمایا: میں یہ اس لیے نہیں کرتا کہ کہیں تم لوگوں کے لیے یہ بھاری نہ ہو جائے۔ میں بھی اسی طرح ناغہ کر کے تمہیں نصیحت کرتا ہوں، جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ناغہ کر کے نصیحت کیا کرتے تھے تاکہ ہم بے زار نہ ہو جائیں۔

عَنْ بِنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَ النَّاسَ كُلَّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ أُبَيَّتْ فَمَرَّتَيْنِ فَإِنْ أَكْثَرَتْ فَثَلَاثَ مَرَّارٍ وَلَا تُجِلِّ النَّاسَ هَذَا الْقُرْآنَ وَلَا أَلْفِينَكَ تَأْتِي الْقَوْمَ وَهُمْ فِي حَدِيثٍ مِّنْ حَدِيثِهِمْ فَتَقْصُ عَلَيْهِمْ فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيثَهُمْ فَتَمْلُكُهُمْ وَلَكِنْ أَنْصِتْ فَإِذَا أَمْرُكَ فَحَدِّثْهُمْ وَهُمْ يَشْتَهُونَهُ. (بخاری، رقم ۶۳۳۷)

حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہ) کا ارشاد ہے کہ لوگوں کو ہر جمعہ کے دن وعظ و نصیحت کیا کرو۔ پھر اگر اس سے زیادہ کرنا چاہو تو ہفتہ میں دو مرتبہ اور اگر اس سے بھی زیادہ کرنا چاہو تو تین مرتبہ۔ لوگوں کو اس قرآن سے بے زار نہ کرو اور میں تمہیں اس طرح نہ دیکھوں کہ تم کسی قوم کے پاس جاؤ اور وہ اپنی باتوں میں لگے ہوں اور تم ان کی بات میں مداخلت کر کے انہیں وعظ و نصیحت شروع کر دو اور اس طرح انہیں بے زار کرو۔ یہ نہیں، بلکہ خاموش رہو، پھر جب لوگ فرمائش کریں تو انہیں سناؤ، اس طرح کہ وہ خواہش سے سنبھل جائیں۔

توضیح:

درج بالا احادیث سے یہ باتیں ہمارے سامنے آتی ہیں:

- ۱۔ وعظ و نصیحت کرنے والے کو چاہیے کہ وہ اپنا خطاب مختصر رکھے تاکہ وہ سننے والوں کے لیے بھاری نہ ہو۔ وہ اپنی نماز تو بے شک لمبی کرے، کیونکہ اس میں طوالت کا بوجھ صرف اسی پر پڑے گا، لیکن خطبے کو ہر حال طویل نہ ہونے دے۔
- ۲۔ وعظ و نصیحت کا عمل مناسب وقفوں کے ساتھ ہونا چاہیے تاکہ لوگ بے زار نہ ہوں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہی تھا کہ وہ لوگوں کو وقفے وقفے سے وعظ و نصیحت کیا کرتے تھے۔
- ۳۔ وعظ و نصیحت تب کرنی چاہیے جب لوگوں کی طرف سے کسی نہ کسی درجے میں اس کی طلب سامنے آئے۔ انسانوں کا ذوق، ان کی ایمانی حالت اور ان کے طبائع ایک دوسرے سے بہت مختلف ہوتی ہیں۔ بعض لوگوں میں جوش عمل بہت زیادہ ہوتا ہے اور بعض میں کم۔ چنانچہ علمائے دین کو چاہیے کہ وہ لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنے میں بہت اعتدال سے کام لیں۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ بعض لوگوں کے ہاں وعظ و نصیحت کی دینی بات سننے کا جذبہ دوسروں کی

نسبت بہت زیادہ ہو اور وہ اس سے فائدہ اٹھانے والے بھی ہوں، لیکن ہر کسی کا یہ معاملہ نہیں ہوتا۔ عام طور پر لوگ وعظ و نصیحت کی بات ایک حد سے زیادہ نہیں سن سکتے اور اگر انھیں زیادہ سنانے کی کوشش کی جائے تو یہ چیز ان کے اندر دین سے اکتاہٹ پیدا کر دیتی ہے۔ ظاہر ہے کہ پھر یہ اکتاہٹ ان کے لیے بہت بڑے نقصان کا باعث ہوگی۔

رسول کا انداز

(۹)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتَّى كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُولُ: صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ. (مسلم، رقم ۸۶۷، رقم مسلسل ۲۰۰۵)

حضرت جابر بن عبد اللہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقریر فرماتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں، آواز بلند ہو جاتی، جذبات میں تیزی آ جاتی، یہاں تک کہ معلوم ہوتا کہ آپ کسی فوج کے آپڑنے سے آگاہ کرنے والے ہیں جو لوگوں سے کہتا ہے کہ وہ تم پر صبح کو آپڑے یا شام کو آپڑے۔

توضیح:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کی بات پر جو یقین تھا اور آپ کو حقائق کا جو فہم و شعور حاصل تھا، وہ آپ پر خطاب کے وقت یہ کیفیت طاری کر دیتا تھا کہ آپ اس طرح بات کرتے گویا کہ آپ قیامت اور احوال آخرت کو خدا کے وعدوں اور وعیدوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہے ہیں۔
یہ حدیث آپ کے انداز کا نقشہ پیش کر رہی ہے۔